مولای صلّ وسلّم دائمًا ابدًا | درسِ حدیث | علٰی حبیبک خیر الخلق کلّھم

حضرت اقدس پیرو مرشد مولانا سیّد حامد میاں صاحب ؒ کے مجلسِ ذکر کے بعد درسِ حدیث کا سلسلہ وار بیان ''خانقاہِ حامدیہ چشتیہ'' رائیونڈ روڈ لاہور کے زیرِ انتظام ماہنامہ ''انوارِ مدینہ'' کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدس ؒ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے اللہ تعالیٰ حضرتِ اقدس ؒ کے اِس فیض کو تا قیامت جاری و مقبول فرمائے، آمین۔

یہود کی اِنتہا پسندیاں اور عدمِ برداشت

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّابَعْدُ !

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ کچھ یہودیوں نے جناب رسالت مآب ﷺ کی خدمت میں حاضری کی اجازت چاہی (جب وہ داخل ہوئے تو) کہنے لگے اَلسَّامُ عَلَیْکُمْ . '' سَامْ '' موت کو کہتے ہیں۔ تو میں نے کہا کہ تم پر موت ہو اور خدا کی پھٹکار، آقائے نامدار ﷺ نے اِرشاد فرمایا اے عائشہ باری تعالیٰ رفق اور نرمی والے ہیں اور ہر کام میں نرمی ہی پسند فرماتے ہیں (لٰہذا تم بھی نرمی ہی کرو، درشتی نہ کرو) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ کیا جناب نے نہیں سنا کہ اِنہوں نے کیا کہا ہے ؟ اِرشاد ہوا کہ میں نے (مختصراً) جواب دے دیا تھا کہ (وَعَلَیْکُمْ) اور تم پر ۔

جناب رسالت مآب ﷺ جب مکہ معظّمہ سے مدینہ منورہ تشریف لائے اُن دنوں یہاں یہودی بکثرت آباد تھے، مدینہ منورہ میں یہودیوں کی خاصی تعداد رہائش پزیر تھی یہودیوں میں بہت سی خراب عادتیں تھیں اُن عاداتِ رذیلہ میں سے ایک یہ بھی تھی کہ وہ اَحکامِ اِلٰہی کو اپنی منشاء کے مطابق تبدیل کرلیا کرتے تھے، توراۃ جیسی مقدس کتاب میں تحریف کرنی اُن کا مشغلہ بن چکا تھا، یہ قبیح عادات اُن میں اس لیے پیدا ہوگئی تھیں کہ اُنہوں نے حق تعالیٰ کے پیغمبروں کی توہین کی تھی جس کی پاداش میں خدا تعالیٰ نے اُن کی طبیعتوں کو مسخ کردیا، اچھی اور بری بات میں تمیز کرنے کا مادّہ اُن سے سلب کرلیا گیا تھا

وہ نافع اور غیر نافع چیز میں فرق نہیں کرسکتے تھے اُن پر خدا کا غضب نازل ہوا تھا اور اُن پر جابر و ظالم حاکم مسلط کردیے گئے تھے وہ محکوم و مغضوب چلے آرہے تھے۔ (اِس قسم کی) محکوم قوم میں اکثر گندی عادتیں اور مکروہ خصلتیں پیدا ہو جاتی ہیں، محکوم و غلام آدمی کو اپنا ضمیر ظاہر کرنے کا موقع نہیں ملتا وہ خوشامد اور چاپلوسی کرنے پر مجبور ہوتا ہے اس لیے محکوم اقوام میں اخلاقی کمزوریاں بکثرت پائی جاتی ہیں، سو یہودیوں میں اپنی کرتوتوں (توہینِ انبیاء وغیرہ) کے باعث تقریبًا ہر طرح کی خرابیاں موجود تھیں، یہ (مدینہ کے) یہودی بظاہر تو مسلمانوں کے ہمدرد بنے ہوئے تھے مگر در پردہ اُن کو مسلمانوں سے حسد تھا یہ مسلمانوں کی ترقی و خوشحالی سے غمگین ہوتے اور مسلمانوں پر کوئی تکلیف آتی تو یہ دل ہی دل میں بہت خوش ہوتے۔

بدتہذیب اور گستاخ :

جب آقائے نامدار ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو یہ لوگ بھی آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے رہتے، یہ جب آپ کی خدمت میں آتے تو ''السلام علیکم'' کے بجائے ''السام علیکم'' کہتے، گویا ایک طرح کا دھوکہ دینا چاہتے تھے عام لوگوں کو پتہ بھی نہ چلتا کہ ''السلام'' کہہ رہے ہیں یا ''السام'' ''السلام علیکم'' کے معنی ہیں تم پر سلامتی ہو اور ''السام علیکم'' کے معنی ہیں تمہیں موت آئے، معنی میں بالکل تضاد پایا جاتا ہے مگر یہ ظالم خدا کے رسول کے پاس آکر اِس طرح کے نازیبا الفاظ زبان پر لاتے۔

ایک دفعہ ایسا ہوا کہ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دیکھ رہی تھیں کہ کچھ یہودی ملنے کے لیے داخل ہوئے، حسبِ عادت اُنہوں نے وہی ''سام'' کا لفظ کہا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے سنا تو غصہ میں آگئیں اور جواب میں فرمایا بَلْ عَلَیْکُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَۃُ یعنی بلکہ تم پر موت اور لعنت ہو۔ آنحضرت ﷺ نے حضرت عائشہؓ کا یہ جواب سن کر فرمایا یَا عَائِشَۃُ اِنَّ اللّٰہَ رَفِیْقٌ یُحِبُّ الرِّفْقَ فِی الْاَمْرِ کُلِّہٖ اے عائشہ ! حق تعالیٰ رفیق ہیں وہ خود بھی تمام معاملات میں نرمی کرتے ہیں اور ہر معاملہ میں نرمی ہی کو پسند فرماتے ہیں (مطلب یہ ہے کہ اِن یہودیوں کو نرمی سے جواب دینا چاہیے تھا) اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا کہ اَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوْا آپ نے وہ نہیں سنا

جو اُنہوں نے کہا ہے ؟ فرمایا کہ قَدْ قُلْتُ وَعَلَيْكُمْ میں نے جواب میں کہہ دیا وَعَلَيْكُمْ (یعنی اور تم پر) (دُوسری روایت میں صرف عَلَيْكُمْ ہے)۔ [۱]

آقائے دو عالم ﷺ چونکہ اخلاق کا مجسمہ تھے اس لیے آپ کو جواب میں سخت الفاظ استعمال کرنے بھی گوارا نہیں تھے۔ آپ نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو بتلایا کہ یہودیوں کو سلام کے جواب میں ''وعلیکم'' کہہ دیا کرو، اِس سے اُنہیں اُن کے الفاظ کا جواب بھی مل جائے گا اور سخت کلامی (سام وغیرہ کے استعمال) سے بھی بچے رہوگے۔

دُعا ہے کہ اخلاق میں اللہ تعالیٰ ہمیں آپ کا صحیح تابعدار بنائے، آمین۔ اِختتامی دُعا..........

(بحوالہ ہفت روزہ خدام الدین لاہور ۱۴ر فروری ۱۹۶۸ء)

جامعہ مدنیہ جدید کے فوری توجہ طلب ترجیحی اُمور

(۱) مسجد حامد کی تکمیل

(۲) طلباء کے لیے دارُالاقامہ (ہوسٹل) اور دَرسگاہیں

(۳) کتب خانہ اور کتابیں

(۴) پانی کی ٹنکی

ثواب جاریہ کے لیے سبقت لینے والوں کے لیے زیادہ اجر ہے۔ (اِدارہ)

---

[۱] مشکوۃ شریف کتاب الاداب رقم الحدیث ۴۶۳۸